السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دوست کے لے پالک بیٹے کا مسئلہ ہے کہ حقیقی والد کا پتہ نہیں تو ولدیت میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لے پالک یا منہ بولا بیٹا حقیقی اولاد کی طرح نہیں ہوسکتا ہے۔ اس سے پردہ بھی کیا جائے گا اور وہ وراثت کا بھی حقدار نہیں ہوگا۔ جب وہ اس کا حقیقی بیٹا ہے ہی نہیں ہے تو پھر اس کے باپ کی جگہ پر اپنا نام کیسے لکھوا سکتا ہے۔ تاریخ اسلام میں اسی قسم کا ایک واقعہ گزر چکا ہے کہ زیاد بن ابیہ جو ابو سفیان کا ولد الزنا تھا، اسے تاریخ اسلامی میں زیاد بن ابیہ یعنی زیاد اپنے باپ کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اس کے ولدیت کی جگہ اپنا نام لکھنے کی بجائے بن ابیہ لکھوا دے۔ ورنہ اپنا نام لکھوانے سے ایک تو نسبت غلط ہو جائے گی اور دوسرا وراثت کے متعدد مسائل پیدا ہوں گے۔ تفصیل کے لئے فتوی نمبر (11136) کلک کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی